سوال

(34) رؤیت ہلال میں عرب کو معیار بنانے کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مرکز ابن قیم کا دوسرا رؤیت ہلال سے متلق ہے ۔ لکھتے ہیں : بعض ہند کے مسلمان رمضان اور عیدین کے موقع پر عرب ممالک کی رؤیت ہلال کا اعتبار کرتے ہوئے روزہ شروع کرتے ہیں اور عید مناتے ہیں ۔ مسلمانوں کے اتحاد و اتفاق کے ان مبارک موقعوں پر یہ حضرات اختلاف و انتشار کا مظاہرہ کرتے ہیں ، جس کی وجہ سے ایک ہی گھر میں دو دن الگ الگ عید منائی جاتی ہے ۔

کیا ان لوگوں کا عرب دنیا کی رؤیت پر اعتماد کرنا شرعاً درست ہے ؟ کیا ایک شہر میں دو یا تین دن عیدیں منائی جاسکتی ہیں ؟ قرآن و حدیث کی روشنی میں جواب دے کر شکریہ کا موقع عنایت فرمائیں اور عند اللہ ماجور ہوں ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

چونکہ اس موضوع پر بہت کچھ لکھا جاچکا ہے ، اس لیے میں چند اصولی باتیں درج کرتا ہوں :

1 ۔ حدیث نبوی کے مطابق نئے چاند کا تعلق رؤیت بصری سے ہے ، نظر نہ آنے کی صورت میں شعبان کے مہینہ کے تیس دن پورے کیے جائیں اور پھر رمضان شروع کیا جائے ۔ (صحیح البخاری ، الصوم ، حدیث : 1907-1909 ، و صحیح مسلم ، الصیام : حدیث : 1080 ، 1081)

2 ۔ شریعت نے اختلاف مطالع کا اعتبار کیا ہے ۔ خاص طور پر اگر دو ممالک اتنی دوری پر ہوں کہ دونوں کے اوقات میں رات کے کسی حصہ کا بھی اشتراک نہ ہو ۔

3 ۔ اگر مشرق میں چاند واقعی نظر آجائے تو تمام مغربی ممالک میں ایسے چاند کا دیکھا جانا یقینی ہوجاتا ہے کیونکہ مغربی ممالک میں مغرب کا وقت بعد میں ہوگا اور اس لحاظ سے چاند کی عمر گھنٹوں کے اعتبار سے بڑھتی جائے گی اور اس کی رؤیت کا امکان بھی زیادہ ہوتا چلا جائے گا لیکن اگر اس کا عکس ہو ، یعنی کسی مغربی ملک میں چاند کی رؤیت ہوئی ہو تو مشرقی ممالک میں یہ چاند اگلے دن کے غروب کے بعد ہی نظر آئے گا ، یعنی ایک دن کا فرق واقع ہوجائے گا ۔

چونکہ سعودی عرب اور دوسرے عرب ممالک ہندوستان سے مغرب میں ہیں ، اس لیے سعودی عرب کی رویت اہل ہندوستان کے لیے قابل حجت نہیں ہوگی ، البتہ یورپ اور امریکہ کے لیے یقیناً قابل حجت ہوگی ۔

ایک وسیع وعریض ملک جیسے ہندوستان یامریکہ میں تواختلاف مطالع کااعتبارکیا جاسکتاہے لیکن ایک ہی شہر میں رمضان شروع کرنے یا عید منانے پراختلاف کرنا ناقبل فہم ہے، گواب تک ایسا ہوتاچلا آرہاہے، خودبرطانیہ میں بلکہ شہرلندن میں بعض دفعہ دو مختلف دن عیدیں منائی جاتی رہی ہیں، پہلے دن وہ لوگ عید مناتے ہیں جو بلاد عربیہ اورخاص طورپر سعودی عرب کی رؤیت پراعتماد کرتے ہیں اوردوسرے دن وہ لوگ جورؤیت علمی (یعنی فلکیاتی حساب کے مطابق) کے قائل ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ رؤیت بصری اور علم فلکیات میں مطابقت پیدا کی جائے، یعنی 29 ویں شب کوچاند دیکھنے کی کوشش کی جائے لیکن ایسی رؤیت کو تسلیم نہ کیاجائے، اگر فلکیاتی اعتبار سے اس شب چاند سورج کے غروب ہونے سے پہلے ہی غروب ہوچکا ہے، یعنی مطلع پر سرے سے موجود ہی نہ ہویا وہ قران شمس وقمر کے بعد اپنی عمر کے چند گھنٹے گزارچکا ہوجس میں ننگی آنکھ سے اس کادیکھنا ناممکن ہو، عام طورپر کہا جاتاہے کہ جب تک نئے چاند کی عمر سولہ سترہ گھنٹے نہ ہوجائے وہ دیکھے جانے کے قابل نہیں ہوتالیکن تجربے سے یہ بات ریکارڈ کی گئی ہے کہ آٹھ گھنٹے کا چاند بھی نظر آیا ہے، اس لیے یا تونئے چاند کے لیے کم ازکم آٹھ گھنٹے کی مدت مقررکرلی جائے اوریا پھراس شرط کی سرے سے خارج کردیا جائے اورصرف یہ کہا جائے کہ انتیسویں شب کوفلکیاتی اعتبار سے چاند اگر مطلع پر موجود ہواور کہیں بھی رؤیت کی مصدقہ اطلاع آجائے تواس پراعتبار کرلیا جائے۔ واللہ اعلم۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

روزے کے مسائل، صفحہ:314

محدث فتویٰ